سوال

(338) حدیث : وستفترق اُمتی علی ثلاث وسبعین فرقۃ کی صحت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حدیث : وستفترق اُمتی علی ثلاث وسبعین فرقۃ درجات احادیث میں کونسا درجہ رکھتی ہے؟ یہ حدیث موضوع ہے۔ ؟

مَا أَنَا عَلَيْهِ الْيَوْمَ وَأَصْحَابِي

اسی کا ٹکڑا ہے یا کہیں دوسری جگہ میں آیا ہے؟ مولوی شبلی نے "سیرۃ النعمان" میں اس کو موضوع لکھا ہے۔ (سیرۃ النعمان از مولانا شبلی نعمانی (ص 132) مفید عام اگرہ۔) کیا یہ بالکل صحیح ہے؟ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حدیث : وستفترق اُمتی علی ثلاث وسبعین فرقۃ کو ترمذی نے اپنی سنن کی کتاب الایمان میں ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مع سند روایت کیا ہے۔[1]

اول حدیث کی نسبت یہ عبارت تحریر فرمائی ہے۔ "حدیث ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حسن صحیح" اور ثانی کی نسبت یہ لکھا ہے "ہذا حدیث حسن غریب"

ثانی کی سند میں ایک راوی عبدالرحمن بن زیاد بن انعم افریقی ہیں جو کسی قدر ضعیف ہیں لیکن نہ اس وجہ سے کہ فاقد صلاح وتقویٰ کے تھے بلکہ ان کے ضعف کی اور وجہ ہے جس سے ان کی حدیث درجہ حسن سے نازل نہیں ہو سکتی۔[2] لہذا ترمذی نے اس حدیث کی تحسین کی اور فی الواقع ترمذی کی یہ تحسین قابل تحسین ہے اول کی سند ہر طرح درست ہے کہیں اس میں کوئی کھونٹ نہیں ہے۔ لہٰذا ترمذی نے اس کی تصحیح کی اور اس تصحیح میں بھی ترمذی حق بجانب ہیں ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرف اشارہ کر دیا ہے کہ اس مضمون کی حدیث اور صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین سے بھی مروی ہے چنانچہ فرمایا :

وفی الباب عن سعد وعوف بن مالک مجھ کو آئمہ حدیث میں سے باوجود (؟) اب تک کوئی ایسا نہیں ملا جس نے اس حدیث کی تصنیف کی ہو۔

فضلا عن نسبۃ الوضع الیہ (چہ جائے کہ اس کی طرف وضع کی نسبت کی ہو)

مَا أَنَا عَلَيهِ اليَومَ وَأَصحَابِي (جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں)ثانی حدیث کا ٹکڑا ہے[3] ہاں ایک حدیث اور ہے جس کو عقیلی اور دارقطنی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے وہ یہ ہے۔

تفترق امتی علی سبعین اواحدي وسبعين فرقة[4] (میری امت ستر یا اکہتر فرقوں میں بٹ جائے گی) یا (تفترق امتی علی بضع وسبعین فرقة)[5](میری امت ستر سے کچھ اوپر فرقوں میں منقسم ہوجائے گی)

اس حدیث کو ضرور آئمہ حدیث نے ضعیف یا بے اصل یا موضوع قرار دیا ہے اس کی زیادہ تفصیل "اللالی المصنوعة"(ص188) و دیگر کتب موضوعات میں ملے گی۔ شاید مولف "سیرة النعمان "کو ایک حدیث کا دوسری حدیث سے اشتباہ ہوگیا ہو۔ جو ایک صحیح حدیث کو موضوع کہہ دینے کا سبب ہوگیا اور یہ کچھ عجیب بات نہیں ہے۔(واللہ اعلم بالصواب)

---

[1]۔سنن الترمذی رقم الحدیث(2640۔2641)۔

[2]۔حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ضعیف فی حفظہ وکان رجلا صالحا"(تقریب التہذیب ص340)

[3]۔سنن الترمذی رقم الحدیث(2641)

[4]۔الضعفاء للعقیلی(201/4)لسان المیزان(56/6)

[5]۔الضعفاء للعقیلی(201/4) تفصیل کے لیے دیکھیں: السلسلة الضعیفة، رقم الحدیث(1035)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 04